Nūr al-Hasan Khān

قال الله سبحانه وتعالى اقتربت الساعة وانشق القمر

Iqtirāb al-sāʻah

اقتراب الساعة

Butt

BP
166
.85
N87
1883

طبع فی مطبعة مفید عام الکائنة فی اگره

بادارة المنشي محمد احمد خان
الصوفي سلمه الله
تعالى

١٣٠١هـ


LIBRARY
JAN 20 1969
UNIVERSITY OF TORONTO

صحیحین مین ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ ما بین النفختین اربعون عاما دونون نفخون کے بیچ مین چالیس برس کا فاصلہ ہے ونحوہ عند ابی داؤد وابن مردویہ عنہ وہی روی ابن المبارک عن الحسن مثلہ مسلم ونسائی مین آیا ہے پہر اللہ تعالے ایک مینہہ بہیجیگا مثل شبنم کے اوس سے گوشت پوست بنی آدم کے اوگین گے پہر صور دوسری بار پہونکا جاویگا سب کے سب اوٹہہ کہڑے ہونگے پہر کہا جاویگا یا ایہا الناس ہلموا الی ربکم وقفوہم انہم مسئولون اے لوگو آؤ طرف اپنے رب کے انکو کہڑا کرو ان سے سوال ہوگا الحدیث ٭

خاتمة الرسالة

سیوطی رح نے رسالہ الکشف فی مجاوزۃ ہذہ الامۃ الالف مین لکہا ہے کہ جس بات پر آثار نے دلالت کی ہے وہ بات یہہ ہے کہ مدت اس امت کی ایک ہزار برس سے زیادہ ہوگی لکن یہہ زیادتی پانسو برس سے آگے نہ بڑہیگی اسلیے کہ یون آیا ہے کہ مدت دنیا کی آدم سے لیکر قیام ساعت تک سات ہزار برس ہین آنحضرت صلعم چہٹے ہزار کے آخر مین مبعوث ہوئے دجال سو برس کے سرے پر نکلیگا عیسے علیہ السلام اوترکر اوسکو قتل کرینگے چالیس برس رہین گے لوگ بعد نکلنے آفتاب کے طرف سے مغرب کے ایک سو بیس برس تک ٹھہرینگے دونون نفخ مین فاصلہ چالیس برس کا ہوگا یہہ سب دو سو برس ہوئے جنکا ہونا ضرور ہے پہر اپنی سند سے کچہہ حدیثین لکہین جنکو اس مدعا پر دلالت ہے صاحب اشاعۃ نے کہا اون حدیثون سے جو تیسری قسم مین گزر چکی ہین یہہ بات سمجہہ مین آتی ہے کہ مہدی زمین مین چالیس برس رہینگے عیسیٰ علیہ السلام بہی بعد دجال کے چالیس برس ٹھہرینگے کما رواہ الحاکم فی المستدرک عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ یہہ حدیث ظاہر ہے اس بات مین کہ عیسیٰ علیہ السلام بعد دجال کے چالیس برس رہین گے عیسے علیہ السلام کے

بعد امرار ہونگے اونین ایک قحطانی ہے یہ اکیس برس حکمرانی کریگا باقی امراءکے لئے
طلوع شمس تک مغرب سے بیس برس فرض کرو اگر زیادہ فرض نہین کرتے ہو سو یہ
سب مدت ایک سو بیس برس کی ہوئی دجال چالیس برس رہیگا انکا تقدم اگر یہ سب
برس نہین ہین تو دو برس سے تو کسیطرح مدت کم نہو گی کیونکہ اوسکے ایام طول
طویل ہونگے پہر بعد طلوع شمس کے لوگ ایک سو بیس برس ٹھہرینگے ایک روایت مین
یون آیا ہے کہ شرار بعد خیار کے ایک سو بیس برس تک رہین گے پہر انہین موت جلدی
کریگی یہ سب تین سو بیس برس ہوئے اب بعد ہزار سال ہجرت کے قریب اسی برس کے گزر چکے
یہ چار سو برس ہوتے ہین اس صدی کے پورے ہونے تک چار سو تیس برس
ہوجاوینگے سیوطی کا قول گزر چکا کہ پانسو برس تک نوبت نہ پہونچے گی بعض علماء نے
اس آیت شریف فهل ينظرون الا ان تاتيهم الساعة بغتة اور قوله تعالے ولا
تاتيهم الا بغتة سے یہ بات نکالی ہے کہ قیامت سنہ سات مین بعد چار سو برس کے
قائم ہوجاویگی اسلئے کہ عدد حروف بغتة کے ایک ہزار چار سو سات ہوتے ہین والعلم
عند الله تعالے اس بنا پر محتمل ہے کہ مہدی علیہ السلام سر صدی پر برآمد ہون
یہ احتمال قوی ہے بلکہ صدی سے پہلے ہی اگر آجاوین توکچہ دور نہین ہے اسلئے کہ
دجال انہین کے زمانہ خلافت مین نکلیگا اسکا نکلنا سر صدی پر ہوگا یہ بہی محتمل ہے
کہ ظہور مہدی کا دوسری صدی تک متاخر ہو یہ دوسری صدی قطعاً انسے فوت نہو
مگر جبکہ یہ تاخیر ہوگی تو ضرور ہے کہ راس اس صدی پر اللہ تعالے کسی ایک ایسے
شخص کو بہیجیگا جو امر دین امت کو زندہ کریگا جسطرح حدیث مشہور مین آچکا ہے
سیوطی نے اپنے منظومہ مین کہا ہے شرط یہ ہے کہ صدی گزر جاوے اور وہ مجدد
زندہ رہے لوگ اوسکی طرف علم مین اشارہ کرین وہ اپنے کلام مین نصرت سنت کرے
ایک حدیث قوی مین یون بہی آیا ہے کہ وہ اہل بیت مصطفے سے ہوگا دوسرے احتمال کو

روایت نعیم بن حماد ترجیح دیتی ہے محمد بن حنفیہ سے روایت کیا ہے یقوم المہدی سنۃ
مائتین اسیطرح جعفر صادق علیہ السلام سے بہی مروی ہے کہ مہدی سنہ دوسو
مین نکل کہڑے ہونگے یعنی بعد ہزار ہجری کے ابی قبیل نے کہا اجتماع الناس علی المہدی
سنۃ اربع ومأتین اخرجہ نعیم بن حماد ایضاً مین کہتا ہون اس حساب سے
ظہور مہدی کا شروع تیرہوین صدی پر ہونا چاہیئے تہا مگر یہہ صدی پوری گزر گئی
مہدی نہ آئے اب چودہوین صدی ہمارے سر پر آئی ہے اس صدی سے اس کتاب
کے لکہنے تک چہہ مہینے گزر چکے ہین شاید اللہ تعالے اپنا فضل وعدل رحم وکرم
فرمائے چار چہہ برس کے اندر مہدی ظاہر ہوجاوین اتنی بات تو ضرور ہوئی کہ
تیرہوین صدی کے اوائل مین بہی حسب وعدۂ رسالت پناہی صلعم مجدد دین کے
پائے گئے ہین قاضی القضاۃ محمد بن علی شوکانی اسی صدی سیزدہم کے مجدد تہے قطر
صنعا مین بارہوین صدی کے آخر مین پیدا ہوئے صدی گزر گئی زندہ رہے یہانتک
کہ سنہ پچاس یا پچپن مین اس صدی کے انتقال فرمایا جیسے نصرت سنت انسے ہوئی
پہر ویسی کسی سے نہ دیکہی نہ سنی جزاہ اللہ عن المسلمین خیراً ہند مین سید احمد بریلوی
قدس سرہ مجدد ہوئے انسے بہی رفع شرک وبدعت کا خوب ہوا صاحب اشاعہ سنہ ایکہزار
چہتر ہجری مین تہے انہون نے اندازہ ظہور مہدی علیہ السلام کا اول بارہوین صدی
یا تیرہوین صدی مین کیا تہا مگر وہ حساب ٹہیک نہ اوترا اب یہہ صدی چودہوین شروع
ہے ہر طرف سے آواز فتنے وفساد نے کانون کو بہر دیا ہے دیکہیئے اونٹ کس کل بیٹہے
ہماری فاقہ مستی کونسا رنگ لاوے **تنبیہ** اشاعہ مین کہا ہے وجہ جمع کی درمیان
ان روایات کے یہہ ہے کہ کمال ظہور انکا وقت فتح قسطنطنیہ کے سنہ دوسو مین
ہوگا یعنی بعد ہزار ہجری کے سارے آدمیون کا اجتماع نزدیک انکے سنہ دوسو
چار مین ہوگا یہہ بات بعد فتح رومیہ وقاطع کے ہوگی سو یہہ روایت کچہہ منافی خروج

دجال کے سر صدی پر نہین ہے اسلئے کہ یہہ خروج اوسکا باعتبار اول خروج کے
جانب مشرق سے ہے اوسوقت وہ مدعی خلافت ہوگا یا اسلئے کہ چار پانچ بلکہ بیس
برس تک اول ہی صدی ہے اس مقدار کو عرف مین راس مائۃ شمار کرتے ہین
اس حساب پر ظہور مہدی علیہ السلام کا سات یا نو یا تیس یا چالیس برس صدی
سے پہلے ہونا انکے نکلنے کو سر صدی پر مانع نہین ہے اسیطرح تاخر آخر مدۃ مہدی کا راس
مائۃ سے مانع انکے ظہور سے سر صدی پر نہین ہے پھر صاحب اشاعہ نے یہہ بات لکھی
ہے کہ یہہ سب کچھہ جو اس جگہہ کہا گیا مظنونات ہین اخبار آحاد مین آئے ہین بعض انمین
صحیح ہین بعض حسن ہین بعض ضعیف ہین ضعیف کے لئے شواہد ہین بعض بے شواہد
ہین غایت ما فی الباب یہہ کہ جو بات اخبار صحیحہ صریحہ کثیرہ شہیرہ سے کہ بحد تواتر معنوی
پہونچے ہین ثابت ہوتی ہے وہ یہہ بات ہے کہ قیامت سے پہلے اشراط عظام پائے
جاوینگے انمین اول سب سے ظہور مہدی علیہ السلام کا ہے یہہ دنیا مین آوینگے اولاد
فاطمہ علیہا السلام سے ہونگے زمین کو عدل و انصاف سے ویسا ہی بھر دینگے جسطرح
وہ جور و ستم و ظلم سے بھر گئی ہوگی روم سے ملحمۂ عظمی مین مقاتلہ کرینگے قسطنطنیہ انکے
ہاتھہ پر فتح ہوگا دجال انہین کے زمانے مین نکلیگا عیسی علیہ السلام بھی انہین کے عہد
سعادت مہد مین آسمان سے زمین پر تشریف لاوینگے انکے پیچھے نماز صبح پڑہینگے
اسکے سوا جو کچھہ ہے وہ سب امور مظنونہ یا مشکوکہ ہین واللہ اعلم بحقیقۃ الحال
ونعوذ باللہ من الزیغ والضلال انتہی کلامہ رحمہ اللہ تعالے خاکسار گذارش
کرتا ہے کہ اگرچہ جمہور علماء اسلام نے احادیث ظہور مہدی علیہ السلام کو متواتر المعنی
لکھا ہے لیکن یہہ سب احادیث جس صراحت سے سنن و معاجم و مسانید مین بروایات
صحابۂ کرام و اہل بیت عظام آئے ہین اوسطرح پر صحیحین مین کسی جگہہ وارد نہین ہوئے
اگر صحیحین مین بھی یہی صراحت نام و نشان مہدی علیہ السلام کی اوسیطرح پر وارد ہوتی

Butt

Butt

جسطرح سنن وغیرہ مین آئی ہے تو پہر کچہہ بہی شک وشبہہ انکے آنے مین نام کو بہی باقی نہ رہتا اگرچہ ہمارے نزدیک بعد صحیحین کے سنن بہی واسطے احتجاج کے کچہہ کم نہین ہین رسول خدا صلعم نے زمانہ ظہور مہدی کا بقید سال وماہ مقرر ومعین نہین فرمایا ہے اودہرسے تو یہہ حالت ہے اودہر انکے ظہور مین یہہ تاخیر ہوئی کہ تیرہ صدی بہی گذر گئی وہ ظاہر نہوئے سو یہہ تاخیر موجب انکار ظہور مہدی علیہ السلام سے نظر غور مین نہین ہوسکتی ہے اللہ تعالے کے کام حکمت سے ہوتے ہین ہر کام کا وقت اوسیکو معلوم ہے ہم تم کیا جانین کسوقت کیا ہوگا اسکو کون مانع ہے کہ جب سب لوگ مایوس ہوکر انتظار ظہور سے خاموش ہو بیٹہین انکی امید منقطع ہوجاوے کہ اتنے مین مہدی ناگہان ظاہر ہوجاوین ع تا امیدت نشود یاس براحت نرسی ؛ مصداق ان اخبار وآثار کثیرہ مشہورہ کا یکایک ہمکو نظر آجاوے ؎

دگرگون میشود احوال عالم	بیک لحظہ بیک ساعت بیکدم

ہاں صحیحین مین کہ اصح الکتب بعد کتاب اللہ تعالے ہین ذکر نزول عیسےٰ علیہ السلام کا بیان خروج دجال کا آیا ہے سواسمین کسیطرح کا شک وشبہہ نہین بلکہ خود قرآن پاک سے نزول مسیح بن مریم کا خروج یاجوج ماجوج کا خروج دابۃ الارض وغیرہ کا ثابت ہے اگر یہی بات ٹہیری کہ عیسےٰ علیہ السلام ہی مہدی ہونگے تو بہی ہمارا کچہہ نقصان نہین فقط اتنی بات ہے کہ احادیث ظہور مہدی علیہ السلام کے بلا کسی وجہ وجیہ کے القت وساقط ہوتے ہین یہی سہی کہین عیسےٰ بن مریم علیہما السلام ہی جلد رونق بخش ہون اگر مہدی نہین آتے تو نہ آوین ؎

بلا سے کوئی اداانکی بدنما ہوجاے	کسیطرح سے تو مٹ جاے ولولہ دلکا
کہان کہان مین بچاؤن کہان کہان کیونکر	ہے خارزار محبت مین آبلہ دل کا
مدد کر اے اثر بیکسی وتنہائی	ہے آج لشکر غم سے مقابلہ دلکا